بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ـ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون نمبر ۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۶ شعبان ۱۳۸۹ھ ـ ۱۹ اخاء ۱۳۴۸ہش ـ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ اخاء ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۸ اخاء ـ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ ساری دنیا کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانے کی ذمہ داری جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے بہت مشکل اور بہت عظیم (باقی دیکھیں صـ۸ پر)

ربوہ کی مقدّس سرزمین میں

خدام الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا

ربوہ ۱۸ اخاء ـ کل مورخہ ۱۷ اخاء ۱۳۴۸ ہش (۱۷ اکتوبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مسجدِ اقصےٰ سے ملحقہ وسیع میدان میں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہوگیا۔

اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مقامِ اجتماع میں تشریف لاکر اپنے بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔

ملک کے طول و عرض سے خدام الاحمدیہ ۱۶ اخاء کی شام سے ہی جوق در جوق اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ربوہ پہنچنے شروع ہوگئے تھے۔ ۱۷ اخاء کی صبح کو سات بجے سے گیارہ بجے تک خدام مقامِ اجتماع میں داخل ہونے کے ٹکٹ حاصل کر کے مقررہ قطعات میں اپنے اپنے خیمے نصب کرتے رہے جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقامِ اجتماع کے جملہ انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ مسجد مبارک ربوہ میں نمازِ جمعہ اور عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کرنے کے بعد خدام مقامِ اجتماع میں جمع ہو گئے۔ اس موقع پر اطفال الاحمدیہ بھی موجود تھے جن کا سالانہ اجتماع ایوانِ محمود سے ملحق میدان میں ہو رہا ہے۔ نیز زائرین کے طور پر انصار احباب کی ایک بڑی تعداد بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا میں شرکت کے لئے موجود تھی۔

۳ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مقامِ اجتماع میں رونق افروز ہوئے۔ جلسہ گاہ مسجدِ اقصیٰ کے وسیع صحن میں خوبصورت قناتوں سے مزین تھی جس میں جگہ جگہ مختلف اہم نصائح پر مشتمل قطعات آویزاں تھے۔ جملہ خدام نے کھڑے ہو کر اور اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ حکیم سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی۔ اس کے بعد عبد الحفیظ صاحب کھوکھر نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نظم

"نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

پڑھ کر سنائی جس کے بعد خدام نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ عہد دہرانے کے بعد حضور نے فرمایا اب اجتماعی دعا ہو گی آؤ ہم سب مل کر دعا کر لیں کہ اللہ تعالیٰ احمدی بچوں اور احمدی نوجوانوں کو جس شکل میں جس صورت میں اور جس حسین رنگ میں دیکھنا چاہتا ہے وہی شکل وہی صورت اور وہی حسن ان میں پیدا ہو جائے تاکہ ان کی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات جلوہ گر ہوں آمین۔ اس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد حضور نے خدام سے نہایت لطیف اور ایمان افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہم پر کس طرح نازل ہوتے ہیں اور ان فضلوں پر ہم حقیقی معنوں میں کس طرح اس کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آؤ ہم اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل بے شمار عطایا اور اس کی غیر محدود نعمتوں کا ذکر کریں اور اس کے ذکر سے اپنے دل کے شجرہ کو سیراب کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان پر بے حد و حساب فضل کئے ہیں مگر بہت کم ہیں جو حقیقی رنگ میں اس کا شکر ادا کرنے والے ہیں۔ فضل کا لفظ جب خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس میں اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ خدا غنی ہے اور بے نیاز ہے اسے کوئی ضرورت نہ تھی کہ وہ یہ فضل ہم پر کرتا۔ اس طرح ہمارا بھی کوئی حق نہ تھا کہ ہم یہ عطایا اس سے مانگتے۔ اس نے بغیر ہمارے کسی حق کے ہم پر اپنی بے پایاں رحمت نازل فرمائی۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اسکی نعمتوں کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے طور پر انسان کو چار بنیادی قابلیتیں عطا فرمائی ہیں۔ (۱) جسمانی قابلیتیں (۲) ذہنی نشوونما کی طاقتیں (۳) اخلاقی طاقتوں کو نشوونما دینے کی صلاحیتیں (۴) روحانی ارتقاء کی قابلیتیں۔ حضور نے بتایا کہ جسمانی قابلیتیں اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کا پرتو ہیں۔ ذہنی نشوونما اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے ماتحت ہوتی ہے۔ اخلاقی نشوونما کا تعلق اسکی صفتِ رحیمیت سے ہے اور روحانی ارتقاء کی قابلیتیں اسکی صفتِ مالکیت کی مظہر ہیں۔

ان قابلیتوں کے عطا ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کا کس طرح شکر ادا کر سکتے ہیں؟ اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ شکر ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم (۱) اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان نعمتوں کو صحیح معنوں میں نشوونما دینے کی کوشش کریں (۲) انہیں صحیح مصرف پر خرچ کریں یعنی ان راہوں کو حاصل کرنے کے لئے خرچ کریں جو اس کی ہدایت کے مطابق ہوں اور جن سے اسکی رضا اور اس کا قرب ہمیں حاصل ہو سکے۔

حضور نے بتایا کہ انسان کو یہ جو چار قابلیتیں دی گئی ہیں خدام الاحمدیہ کے سارے پروگرام انہی کے

(باقی صـ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ ۔ اخاء ۱۳۴۸ ہش

اسلامی تہذیب کا موعودہ غلبہ اور ہمارا فرض

ہم قبل ازیں اِن کالموں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی بشارتوں کے مطابق مغرب میں عیسائیت کی ناکامی کے ساتھ ساتھ مغربیت (یعنی مغرب کی مادی تہذیب) کا بالآخر صفحۂ ہستی سے نابود ہونا اور اس کی جگہ اسلام اور اس کی پیشکردہ آسمانی تہذیب کا دنیا پر غالب آنا یقینی ہے۔ یہ خدائی ارادہ ہے کہ اب دنیا میں اسلام اور اسلامی تہذیب پھیلے دنیا کی کوئی طاقت اِس ارادۂ الٰہی کی راہ میں مزاحم نہیں ہوسکتی۔

آج ہم اِس امر پر روشنی ڈالتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی اِس اٹل تقدیر کو بروئے کار لانے کے سلسلے میں جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہم پر کیا ذمّہ داری عائد ہوتی ہے۔ اِس ضمن میں ہماری ذمّہ داری واضح ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم ہی اِس لئے کیا ہے کہ یہ جماعت دنیا میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرکے اور اس راہ میں اپنی پوری قوت صرف کرکے اسلام کو دنیا میں پھیلائے اور اسی طرح اسلام کے ساتھ ساتھ اسلامی تہذیب کو دنیا میں غالب کرے تو ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہم مغربی تہذیب کا خفیف سے خفیف اثر بھی قبول نہ کرتے ہوئے دُنیا کے سامنے اسلامی تہذیب کا نہایت ہی حسین عملی نمونہ پیش کریں اور پھر مغربی تہذیب کو دنیا سے مٹانے کے لئے اپنے اندر ایک دیوانگی پیدا کریں۔ اِس کے بغیر نہ ہم اِس تہذیب کے بُرے اثرات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں اور نہ دوسروں کو اس کے چنگل سے آزاد کرانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو مغربیت کے اثرات سے محفوظ رہنے کے سلسلہ میں نہایت زور دار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے اور اسے اِس ضمن میں اپنی عظیم ذمّہ داری کو سمجھنے اور اسے کمال تندہی سے ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج دجّالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی اسلام کی باقی نہیں رہی۔ نہ اس کے تمدنی احکام قائم ہیں، نہ اقتصادی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز آج تبدیل کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی، جب تک ہمیں اس تہذیبِ مغربی سے بُغض نہ ہوگا اتنا بُغض کہ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بُغض نہ ہو اُس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دُنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے، جب تک ہم اس کی ایک ایک اینٹ کو ریزہ ریزہ نہ کردیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سوسکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی۔ دونوں کی بنیادیں متضاد اصولوں پر ہیں۔ ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دُنیاوی لذات اور عیش پرستی پر ہے اور اسلام کی بنیاد کلّی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے اِس لئے اِن دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔

مگر یہ امر یاد رکھو کہ انگریز اور مغربیت میں فرق ہے۔ انگریز انسان ہیں اور ویسے ہی انسان ہیں جیسے ہم۔ اس لحاظ سے انگریز ہدایت پاسکتے ہیں لیکن مغربیت ہدایت نہیں پاسکتی۔ وہ شیطان کا ہتھیار ہے اور جب تک اسے توڑا نہیں جائے گا دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ برزخ ہے جس کو قائم رکھنے کے لئے مَیں تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ وہ مغربی اثرات کو کبھی قبول نہ کریں۔ جو احمدی میٹھے پانی کا طلبگار ہے وہ ضرور ان سے الگ رہے گا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کڑوا اور میٹھا پانی ایک دوسرے میں جذب ہوجائیں"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ۱۱)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں مغربی تہذیب کو مٹانے اور اسکی بجائے اسلامی تہذیب کو دُنیا میں غالب کرنے سے متعلق ہمیں ہماری اہم ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں ساتھ ہی افسوس کے ساتھ اِس امر کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ بعض احمدی نوجوان اپنے منصب اور مقام کو فراموش کرتے ہوئے مغربیت کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو کھانے پینے پہننے اور تمدن و معاشرت سے تعلق رکھنے والے کئی امور میں مغربیت کی نقل کرتا اور اِس نقل میں خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح بعض احمدی نوجوان باوجود سمجھانے کے اِس طرف جا رہے ہیں۔ یہ لوگ صرف نام کے احمدی ہیں حقیقی احمدی نہیں"۔ (ایضاً)

اِس میں شک نہیں ایسے نوجوان بہت تھوڑے ہیں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں لیکن ایک ایسی جماعت میں جس کے کندھوں پر عیسائیت کی کوکھ سے جنم لینے والی مغربی تہذیب کو مٹانے کی ذمّہ داری ڈالی گئی ہے ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اِس تہذیب کی طرف خفیف سا میلان بھی رکھتا ہو۔ ہماری اول ذمّہ داری یہی ہے کہ ہم اپنے آپ کو اِس تہذیب کے بُرے اثرات سے بچائیں۔ ہم خود اِس مادی تہذیب کے اثر سے پوری طرح محفوظ ہوں گے جبھی تو دوسروں کو اس کی ہلاکت آفرینی سے محفوظ کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے منصب اور مقام کو پہچانتے ہوئے اپنی اِس اہم اور عظیم ذمّہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اِسکی توفیق عطا فرمائے اور خود اپنے فضل سے ہمیں کامیاب و کامران کرے۔ آمین

تُو نے بخشی مجھے حیاتِ دوام

تیرے جیسا مجھے تُو ہی ہے امام
میرے جیسے ترے ہزاروں غلام
تُو نے ثابت کیا کہ آج بھی حق
اپنے بندوں سے کر رہا ہے کلام
جو پلایا گیا صحابہؓ کو
تُو نے ہم کو پلا دیا وہ جام
میری فانی حیات کو لے کر
تُو نے بخشی مجھے حیاتِ دوام

یہ ہے کچھ اور ہی جہاں تنویر
شرق ہے غرب ہے نہ صبح نہ شام

یہود کو اسلام سے کیوں عداوت ہے؟

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف یہودیوں کی ریشہ دوانیاں

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہود مدینہ منورہ میں آباد ہونے شروع ہوئے۔ مذہبی اور تاریخی لحاظ سے اس علاقہ میں آبادی کا بنیادی سبب یہ تھا کہ اکابرین یہود اور علماء تورات اس امر کی یہودی مجالس میں عام تبلیغ اور تلقین کیا کرتے تھے کہ تورات میں مذکورہ پیشگوئیوں کے مطابق آخری اور موعود نبی کا ظہور اس علاقہ میں ہوگا۔ اور اس آخری نبی کے متعلق یہودی عقیدہ اور نظریہ یہ تھا کہ اس پر ایمان لانے سے یہودی قوم دوبارہ حکمران اور معزز ہو جائے گی۔ اور ہمارے گذشتہ گناہ اور غلطیاں معاف ہو جائیں گی۔ ہمارے مصائب کا دور ختم ہو جائے گا۔ اور ہماری سابقہ شوکت و سطوت کے دور کا آغاز ہو جائیگا۔ یہود کے تین مشہور قبائل۔ بنو قینقاع۔ بنو نظیر اور بنو قریظہ بالخصوص اس علاقہ میں آکر آباد ہوئے۔ اور یہ یہاں کے باشندوں سے شیر و شکر ہو گئے۔ اخلاقی لحاظ سے یہود نے عربوں میں قابل ذکر اثرات نہیں چھوڑے۔ البتہ مذہبی لحاظ سے بقول سر ولیم میور کے بعض وقت یہودیت کا اثر نمودار ہوتا تھا۔

توریت میں مندرجہ ذیل پیشگوئیوں کی بناء پر یہود یہ یقین رکھتے تھے کہ موعود نبی عرب کے علاقہ میں مبعوث ہوگا۔ اور وہ بنی اسحق میں سے ہوگا۔ استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ میں تحریر ہے۔

"میں ان کے لئے ان ہی کے
بھائیوں میں سے تیری مانند
ایک نبی برپا کرونگا۔ اور اپنا
کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا
اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا۔
وہی وہ ان سے کہے گا۔"

یہودی معاشرہ میں رات اور دن اس پیشگوئی کا چرچا تھا اور وہ حضرت موسیٰ جیسے نبی کی بعثت کے منتظر تھے۔

علاوہ ازیں نہایت ہی واضح پیشگوئی استثناء ۲/۳۳ میں یوں مرقوم ہے۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر
سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی
کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔
دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ
آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک
آتشی شریعت ان کے لئے تھی"

چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا سینا سے ظہور ہوا۔ اور شعیر سے مراد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ظہور ہے اور فاران حجاز میں مکہ کے پہاڑ کا نام ہے۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق پیدائش ۲۱/۲۱ میں لکھا ہے

"وہ فاران کے بیابان میں رہا
اور اس کی ماں نے ملک مصر
سے ایک عورت اس سے بیاہنے
کو لی۔"

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم دس ہزار صالحین اور ابرار کی معیت میں مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور آپ نے جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ کی منادی فرمائی۔ اور آتشی شریعت سے مراد شریعت اسلامیہ ہے۔ جس نے تمام امور پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔

علاقہ عرب کے متعلق نہایت ہی درخشندہ پیشگوئی یوں مذکور ہے

"عرب کی بابت الہامی کلام عرب
کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے
اے ددانیوں کے قافلو پانی
لے کے پیاسے کا استقبال کرنے
آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے
باشندو روٹی لے کے بھاگنے
والے کے ملنے کو نکلو۔ کیونکہ وے
تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار
سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور
جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔"

(یسعیاہ ۲۱/۱۳-۱۵)

پیشگوئی بالا میں لفظ عرب سے یہود یقین کرتے تھے کہ موعود نبی علاقہ عرب سے ظاہر ہوگا۔ حالانکہ اس پیشگوئی میں ہجرت نبوی کے تاریخی واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جبکہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے اس وقت نکلتے ہیں۔ جبکہ ظالم دشمن نے ننگی تلواریں لے کر آپ کے قتل کے لئے محاصرہ کر لیا تھا۔

مندرجہ بالا پیشگوئیوں کی بناء پر یہود موعود نبی کے منتظر تھے۔ لیکن جب وہ فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا۔ اور وہ بنی اسمٰعیل میں سے تھا۔ تو یہود نے آپ کی رسالت کا انکار کر دیا اور حضور کی شدید مخالفت کی اور ان کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔ معاملہ کو برعکس دیکھتے ہوئے بغض عداوت و مخاصمت پیدا ہو گئے۔

(۲)

آغاز اسلام سے ہی یہود کی ریشہ دوانیاں شروع ہو گئیں۔ تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو جن مشکلات سے واسطہ پڑا۔ ان میں سر فہرست یہود کی طرف سے پیدا کردہ مشکلات ہیں۔ یہود کی شرارتوں کا بنیادی مقصد اسلام کو ابتدا سے ہی ختم کرنا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف قتل کا منصوبہ بھی دراصل اسی مقصد کے ماتحت تیار کیا گیا تھا۔ یہود جو مدینہ منورہ اور اس کے مضافات میں آباد تھے۔ وہ اقتصادی لحاظ سے نمایاں پوزیشن رکھتے تھے۔ سونے چاندی کا کاروبار کلیۃً ان کے ہاتھ میں تھا۔ سود کا لین دین ان میں عام تھا۔ مدینہ کی زرخیز زمینوں اور اس کے اردگرد نخلستانوں پر ان کا قبضہ تھا۔ یہودی تجار اور ساہوکاروں کا تجارتی نفوذ قبائل عرب پر تھا۔ تاریخ کے اوراق اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں کہ سیاسی نفوذ کے حصول کے لئے یہود ایسی مشہور شخصیتوں سے سوشل تعلقات رکھتے تھے۔ جن کا اثر عوام پر ہو اور جن کے ذریعہ سے مطلب براری ہو۔ چنانچہ اسلام میں منافقین کا گروہ خالصۃً یہود کی پیداوار اور ان کی مساعی کے نتیجہ میں منصۂ شہود پر آیا ہے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین یہود کا آلۂ کار تھا۔ یہود کبھی تو منافقین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نافرمانی پر آمادہ کرتے تھے اور کبھی کفار مکہ کو مشتعل کرتے اور کبھی قریش مکہ کو برانگیختہ کرتے کہ اب عرب کی قیادت اور زعامت تمہارے ہاتھ سے نکل رہی ہے۔ اور کبھی مشرکین کو اعتقادی لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اکساتے تھے۔ الغرض تجارت زراعت اور سیاست میں پیش پیش تھے۔ مدینہ منورہ میں انصار ان کے مقروض تھے۔

(۳)

خدا تعالیٰ نے یہود کے متعلق مسلمانوں کو انتباہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ
اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ
صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ۔

(آل عمران ۱۱۷)

یعنی ان کی دشمنی ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو کچھ ان کے سینوں میں مخفی ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

اسلام کی ترقی اور عروج کو دیکھ کر ان کے سینوں پر سانپ لوٹ گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے خلاف مختلف الزامات عائد کرتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کی جگہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ (تم پر موت آئے) کا لفظ استعمال کرتے۔ رَاعِنَا (ہمارا خیال رکھیں) کی جگہ پر رَاعِيْنَا (ہمارا چرواہا) یا رَعِنَ (احمق ہے) کہتے یہود نے کعب بن اشرف مشہور شاعر کو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے مخصوص کر دیا۔ اور اس کو دولت و ثروت سے مالا مال کر دیا۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک کام کے سلسلہ میں یہودی قبیلہ بنو نضیر کے محلہ میں تشریف لے گئے۔ آپ کو ایک دیوار کے سایہ میں بٹھایا گیا۔ ایک یہودی ابن جحاش نامی نے آپ کے سر پر پتھر پھینکنے کا عزم کر لیا۔ مگر خدائی وحی نے آپ کو اس سازش سے اطلاع کر دی۔ اور وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ

مرکزی اجتماع انصار اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء (اکتوبر) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

کے وعدۂ الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاص نصرت فرمائی اور دشمن کے شر سے محفوظ رکھا۔

—— (۴) ——

عہدِ نبوی میں یہود نے ایک خوفناک سازش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف یہ کی کہ فارس کے بادشاہ کسریٰ کو آپؐ کے خلاف مشتعل کیا۔ جس نے آپؐ کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے مگر خدائی تقدیر نے اپنا اعجازی رنگ دکھایا۔ اور اس بادشاہ کو اس کے بیٹوں نے قتل کر دیا۔ اور اس وارنٹ کو منسوخ کر دیا۔ چنانچہ سر ولیم میور نے لائف آف محمد Life of Mohammad ایڈیشن دوم میں یہود کی اس سازش کا اعتراف کیا ہے۔ کیونکہ یہود کے ذہن میں یہ مقصد سمایا ہوا تھا کہ جس طرح فارس کے بادشاہ کی مدد سے بابل والے تباہ ہو گئے۔ بعینہٖ ہم مدینہ کو فتح کر لیں گے۔ اور اسلام کو (العیاذ باللہ) ختم کر دیا جائے گا

یہود کی سازشوں کا اسی پر ہی اختتام نہیں ہوتا بلکہ سارے عرب کو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اکسانے کے لئے قبیلہ بنونضیر نے تمام عرب علاقوں کا دورہ کیا۔ مختلف قبائل مشرکین اور عیسائیوں کو جنگ پر آمادہ کیا۔ بنوغطفان اور بنوسلیم مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے۔ ان کی شمولیت نے ان قبائل کو زیادہ طاقت دی۔ چنانچہ جنگِ اُحد کے دو سال بعد ابوسفیان کی کمان میں یہود کی انگیخت پر کفار کا یہ لشکر (جو دس ہزار سے زائد جنگجو لوگوں پر مشتمل تھا) مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے بڑے کر و فر سے آیا۔ اس جنگ کو جنگِ احزاب کہتے ہیں۔ اس جنگ میں یہودی قبیلہ بنوقریظہ کے رئیس کعب بن اسد نے اپنے قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لئے آمادہ کیا تھا۔ اور یہ صریحاً غداری اور باہمی معاہدہ کی خلاف ورزی تھی۔ اس کے بالمقابل مسلمان صرف تین ہزار تھے۔ مگر نصرتِ الٰہی نے مسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرمائی۔

—— (۵) ——

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ احزاب (جسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں) سے ابھی فارغ ہی ہوئے تھے کہ آپ کو ایک رویا میں بتایا گیا کہ جب تک بنوقریظہ کی عہد شکنی اور غداری کا فیصلہ نہیں ہو جاتا آپ کو ہتھیار نہیں اتارنے چاہئیں تھے۔ آپ نے اس بناء پر صحابہ کرامؓ کو تیاری کا ارشاد فرمایا۔ اور انہوں نے بنوقریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرہ سے بنوقریظہ سخت تنگ ہو گئے۔ ابتداء میں بنوقریظہ نے مقابلہ کیا۔ مگر محاصرہ کی شدت اور طوالت کی وجہ سے بنوقریظہ کے لیڈر کعب بن اسد نے قوم کو بلا کر کہا کہ اب حالات ناگفتہ بہ ہیں اب ہمیں آخری فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کعب نے تین تجاویز پیش کیں کہ ان میں سے کسی ایک پر عمل کر لیا جائے۔

۱۔ ہم سب کو مسلمان ہو جانا چاہیئے۔

۲۔ اپنی عورتوں اور بچوں کا قتل عام کرکے مسلمانوں کا مقابلہ کریں۔

۳۔ چونکہ آج سبت کی رات ہے۔ اس لئے مسلمان ہماری طرف سے غافل ہوں گے اور ہم ان پر حملہ کر دیں۔

بنوقریظہ کے ماہرینِ جنگ نے ان تینوں تجاویز سے اتفاق نہ کیا۔ بلکہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ سکیم بنائی کہ اپنے قدیمی حلیف اوس کے لیڈر سعد بن معاذ کو ثالث بنا لیا جائے۔ کہ وہ جو بھی فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور ہو گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے اتفاق فرمایا اور آپ نے سعد کو ارشاد فرمایا کہ بنوقریظہ کے متعلق اپنا آخری فیصلہ دیں۔

(بخاری کتاب المغازی)

یہود نے اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل نظر انداز کر دیا اور حضرت سعد بن معاذ کو حکم بنانا منظور کر لیا۔ چنانچہ حضرت سعد بن معاذ نے تورات میں جو موسوی شریعت کا حکم تھا اس کے مطابق آخری فیصلہ سنا دیا کہ

بنوقریظہ کے جو لوگ جنگ میں شامل تھے وہ قتل کر دیئے جائیں۔ اور ان کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں۔ اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۲)

یہ فیصلہ استثناء باب ۲۰ [۱۲ تا ۱۴] کے عین مطابق تھا جس میں یہ لکھا ہے۔

"اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا"

اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ حضرت سعد بنوقریظہ کے حلیف تھے اور ان کے خاص معتمدین اور دوستوں میں سے تھے۔ اور فیصلہ دینے سے پہلے حضرت سعد نے بنوقریظہ سے پوچھا کہ کیا تم میرے فیصلہ کو قبول کر لو گے۔ ان سب نے کہا کہ ہاں اور پھر آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی کہا حضور نے بھی فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد آپ نے یہود کی شریعت کے مطابق مندرجہ بالا فیصلہ فرمایا۔

عیسائی مصنفین نے اس واقعہ کو غلط رنگ دے کر پیش کیا ہے۔ حالانکہ تاریخی حقائق و شواہد کی بناء پر یہود نے از خود ثالث کی تجویز کی تھی۔ اور اس کے سے انتخاب بھی خود کیا۔ اور یہ فیصلہ عین موسوی شریعت کے مطابق تھا۔ اگر یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بنا لیتے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یقیناً اس سے نرم ہوتا۔ الغرض بنوقریظہ کے اپنے پسندیدہ اور مقرر کردہ حاکم سعدؓ کا فیصلہ تورات کے مطابق تھا۔ برعکس اس کے یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ یہود کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کے باوجود مسلمانوں نے ہمیشہ بلند اخلاق کا نمونہ دکھایا۔ ان سے ہمیشہ اچھا سلوک کیا۔ اور اگر دنیا میں ان کو کہیں امن نصیب ہوا ہے۔ تو صرف مسلمانوں کے زیر اقتدار ملا ہے۔ حالانکہ تاریخ اسلام میں یہود کے سازشی کردار سے اوراق سیاہ ہیں *

جائیداد کے موصیوں کیلئے نہایت ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اور ان کی جائداد موجود ہے۔ ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے۔ کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت و حصہ آمد و جائداد ادا ہونا ضروری ہے۔

اس سال مجلس شوریٰ میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن نمبر ۲۳ مورخہ ۱۴/۵/۶۹ میں درج ہو چکی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائداد کے موصی اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائداد لگوا کر اسے سو قسطوں میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کر دے۔ قیمت جائداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی۔ بعد از اں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں اس میں کوئی اضافہ نہ ہو گا۔ مکمل ادائیگی ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی۔ کہ اس کا مقررہ حصہ جائداد ادا ہو چکا ہے۔

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا۔ اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے۔ تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہو گا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے۔ اور ان کے لئے ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہو گی۔

اس ریزولیوشن میں یہ بات بھی درج ہے۔ کہ اگر زیر وصیت جائداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے۔ تو مجلس کارپرداز ادائیگی کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیوشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

اس ریزولیوشن کی مکمل مطبوعہ نقل دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے تمام موصی احباب کو بھجوائی جا رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس ریزولیوشن کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور اس میں دی گئی رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم خطبات

نظارت اصلاح و ارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم خطبات کتابی صورت میں اعلیٰ کاغذ پر دیدہ زیب کتابت کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ علوم و معارف کے یہ خزائن علمی تربیتی اور تبلیغی مواد سے پُر ہیں اپنے مطالعہ اور غیر احمدی احباب کے لئے بہترین تحفہ ہیں۔ قیمت اصل لاگت سے بھی کم۔

قرآنی انوار	۵۰ - ۱ روپیہ	تینوں اکٹھے منگوانے پر
تین اہم امور	۲۵ - ۰ "	قیمت صرف ۳ روپے
تعمیر کعبہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد	۰۰ - ۲ "	

ملنے کا پتہ:۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

اسلام کے دفاع اور اسکی صداقت کے اظہار کیلئے عظیم الشّان لٹریچر

(مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "براہین احمدیہ" اور اپنی دوسری کتب میں مخالفین اسلام کے عقائد کا زبردست دلائل کے ساتھ جس طرح ابطال فرمایا ہے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حضور نے یہ کتب ایسے وقت میں تصنیف فرمائیں جب کہ کفر و شیطنت کی فوجیں اسلامی قلعہ پر حملہ آور تھیں۔ مسلمان کہلانے والے اسلام کو چھوڑ کر دیگر مذاہب کی پناہ ڈھونڈ رہے تھے اور عیسائی علانیہ یہ کہہ رہے تھے کہ کچھ عرصہ کے بعد روئے زمین پر ایک بھی مسلمان دکھائی نہیں دے گا۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ ؎

هر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

ایسی حالت میں جبکہ قریب تھا کہ اسلام دنیا سے معدوم ہو جائے اللہ تعالے نے اپنا اولوالعزم مسیح موعود اسلام کی حفاظت کے لئے بھیجا آپ نے اللہ تعالے کی تائید سے غیر مذاہب کا جس خوبی سے ابطال کیا۔ اسلامی دنیا نے کھلے بندوں اس کا اعتراف کیا۔

سرمہ چشم آریہ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

"سرمہ چشم آریہ" دراصل ایک مناظرہ کی روداد ہے جو ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وہاں کے ایک مشہور آریہ مناظر لالہ مرلی دھر کے درمیان ہوا۔ حضور نے اس کتاب میں معجزہ شق القمر پر زبردست دلائل دئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کو اس خوبی سے ظاہر کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن ہی نہیں آپ نے اس کا جواب لکھنے والے کو پانچ سو روپیہ انعام دینے کا بھی اعلان کیا اہل حدیث کے مشہور لیڈر اور احمدیت کے شدید مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھا:-

"یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی ایک تصنیف ہے جو بغرض ریویو مصنف عالی ہمت نے ہمارے پاس بھجوائی ہے اس میں جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تھا۔ ہم بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب بہ نقل اصل عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں وہ خود شہادت دیں گے کہ یہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہے گی"

اس کے بعد مولوی صاحب نے متعدد اقتباس نقل کئے اور پھر لکھا:-

"حمیت و حمایت اسلام تو اس میں ہے کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس دس بیس بیس نسخہ خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائے گی اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں وہ کرتے ہیں روک ہو گی **دوسرا فائدہ** یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب (سراج منیر) وغیرہ جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہو گی ہم نے سنا ہے کہ اس وقت بھی "سراج منیر" کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التواء میں ہے اور کے مصارف طبع کے لئے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ یہ بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی معاونت میں تمام جہان کے اہل مذاہب سے مقابلہ کے لئے وقف اور فدا ہو رہا ہے پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے شاید ان تمام خیالوں کو یہ خیال ہو گا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائیداد جس کو انہوں نے مخالفین اسلام کو مقابلہ پر انعام دینے کے لئے رکھا ہوا ہے فروخت کرکے صرف کرلیں تو سمجھیں کہ وہ ان کو مالی مدد دیں گے ان کا واقعی یہ خیال ہے تو ان کا حال اور بھی افسوس ناک ہے اس افسوس پر بھی انکا یہی حال رہا اور انہوں نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر مصارف طبع سراج منیر کے لئے روپیہ مہیا نہ کردیا تو ہم کو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا اے خدا تو ایسا کر مسلمانوں کو دل بہت و سماحت ہمدردی عطا فرما آمین ثم آمین"

(رسالہ اشاعت السنہ جلد ۹ نمبر ۵ و ۶ بابت ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۴۵ تا ۱۵۸)

مندرجہ بالا ریویو میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے واضح الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے "سرمہ چشم آریہ" لکھکر اسلام کی زبردست خدمت انجام دی ہے ایک اور غیر از جماعت عالم دین مولوی محمد اشرف علی صاحب سلطانپوری نے حضور کی تصنیف براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا:-

"اتفاقاً انہی ایام میں سنا گیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے ایک کتاب اس مضمون میں مسمّٰی بہ براہین احمدیہ شائع کی ہے کہ جس کی تحریر و تقریر کے متانت اور عمدگی کا ایک عالم میں شہرہ ہو رہا ہے میں اس خبر کے سننے سے خداوند کریم کی جناب میں ہزاروں شکر بجا لاتا ہوں کہ اس سبحانہ' نے اس زمانہ جہالت اور بے علمی میں کہ ہر فرد بشر کو چاروں طرف دنیا ہی دنیا نظر آتی ہے اور ساری ہمتیں اور تمام کوششیں اس ملعونہ کے حاصل کرنے میں صرف ہوتی ہیں اور دین کی طرف کسی کو ایک ذرّہ بھی توجہ نہیں ہے مرزا صاحب ممدوح کی ہمت میں برکت ڈالی کہ اپنے مقدس دین کی امداد میں جان و مال تک حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالے ان کی سعی مشکور فرماوے اور دونوں جہاں میں اجر جزیل اور ثواب جمیل بخشے۔ آمین" (دیتر اعظم ص ۳ بحوالہ شہادۃ القرآن)

"اس کتاب کی زیادہ تعریف کرنی حد امکان سے باہر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس تحقیق و تدقیق سے اس کتاب میں مخالفین اسلام پر حجت اسلام قائم کی گئی ہے وہ کسی تعریف و توصیف کی محتاج نہیں مگر اتنا تو کہنے سے ہم بھی نہیں رک سکتے کہ بلاشبہ کتاب لاجواب ہے اور جس زور شور سے دلائل حقہ بیان کئے گئے ہیں اور مصنف مدظلہ نے اپنے مکشوفات و الہامات کو بھی مخالفین اسلام پر ظاہر کردیا ہے۔ اس میں اگر کسی کو شک ہو تو مکاشفات الہٰی اور انوار لامتناہی جو عطیہ الہٰی ہیں ان سب کو فیض صحبت مصنف سے مستفیض ہو کر پائے اور عین الیقین حاصل کرے"

(منشور محمدی ۵ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ بحوالہ تذکرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" پر انگریزی اخبار "ایسٹرن ٹائمز" نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:-

"یہ اس اردو مضمون کا انگریزی ترجمہ ہے جسے ۱۸۹۶ء کی کانفرنس مذاہب میں بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے پڑھا گیا۔ جب ذیل پانچ سوالوں پر اسلام کے نقطۂ نگاہ سے اس میں بحث کی گئی ہے (۱) انسان کی روحانی اخلاقی اور جسمانی حالت ۲۔ حیات بعد الموت۔ ۳۔ انسانی زندگی کا مقصد حقیقی اور اسکے حصول کے ذرائع ۴۔ انسان کی دنیوی زندگی پر اعمال کا اثر ۵۔ روحانی علوم کے سرچشمے۔ مقدمہ میں بیان کردہ چند امور کے سوا اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں جس کے ساتھ ایک عام مسلمان کو کلی اتفاق نہ ہو کیونکہ اس کی بنیاد قرآن پاک پر ہے مضمون باوجود فلسفیانہ ہونیکے عام فہم ہے اور نہایت ہی سادہ طریق پر اسلام کی تعلیم پیش کی گئی ہے اس کا مطالعہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے مفید ہے۔"

(ایسٹرن ٹائمز ۱۰ جون ۱۹۳۳ء)

مندرجہ بالا اقتباسات اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے دفاع کے لئے نہایت قیمتی لٹریچر مہیا فرمایا۔ جس کی افادیت کا مسلمان علماء نے بھی اعتراف کیا۔

قائدین اضلاع سے گذارش ہے کہ ایوان محمود کے لئے مقرر کردہ ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے خصوصی توجہ فرمائیں

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دورِ ثانی کے واقفین وقفِ عارضی

بحکم ہجرت ۱۳۴۸ھش یعنی مئی ۱۹۶۹ء سے وقفِ عارضی کا دورِ ثانی شروع ہے اس سال میں کم از کم سات ہزار واقفین کی تربیت اور تعلیم قرآن مجید کے لئے ضرورت ہے اس دور کے واقفین جو اس سال کا فرض ادا کر چکے ہیں ان کے نام تحریک دعا کے لئے شائع کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کے خلوص کو قبول فرمائے (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(قسط نمبر ۲)

۴۲- مکرم غلام فرید صاحب دھاروالی۔ ضلع شیخوپورہ
۴۳- " عبدالحمید صاحب۔ چک ۸ بھوڑو " "
۴۴- " حافظ عبدالرشید صاحب " " "
۴۵- " چوہدری علی احمد صاحب کوٹ سوندھا " "
۴۶- " منیر احمد صاحب چک ۸ بھوڑو " "
۴۷- " عبداللطیف صاحب سنکوہی۔ لاہور
۴۸- " چوہدری محمد یوسف صاحب چک ۵/۴ T.D.A ضلع ملتان
۴۹- " فضل کریم صاحب چک ۱۹۰ T.D.A " "
۵۰- " محمد دین صاحب " "
۵۱- " محمد اسحاق صاحب چک ۲۹۳ T.D.A " "
۵۲- " فقیر محمد صاحب چک ۹۰/۱۲ ضلع ساہیوال
۵۳- " رشید احمد صاحب بجہ۔ منور آباد۔ ضلع حیدرآباد
۵۴- " سربلند صاحب۔ شریف آباد " "
۵۵- " بہارالحق صاحب۔ بشیر آباد " "
۵۶- " چوہدری لال دین صاحب چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر
۵۷- " نواب خان صاحب۔ راولپنڈی
۵۸- " مرزا نعیم احمد صاحب "
۵۹- " چوہدری رحیم بخش صاحب۔ رحیم آباد۔ ضلع شیخوپورہ
۶۰- " حسن دین صاحب چک ۵۔ سکھا نوالہ " "
۶۱- " میاں خوشی محمد صاحب مونگ۔ ضلع گجرات
۶۲- " چوہدری غلام محمد صاحب " "
۶۳- " ماسٹر بشیر احمد صاحب۔ خیرپور
۶۴- " غلام مصطفیٰ صاحب
۶۵- " عبدالحق صاحب گلارچی۔ ضلع حیدرآباد
۶۶- " منشی سلطان احمد صاحب۔ لطیف نگر۔ ضلع تھرپارکر
۶۷- " محمد عالم صاحب بھٹی۔ محمود آباد فارم "
۶۸- " مستری بشیر احمد صاحب۔ سکرنڈ۔ ضلع نواب شاہ
۶۹- " محمد اسمٰعیل صاحب خالد۔ ابراہیم آباد۔ ضلع تھرپارکر
۷۰- " ریاض احمد صاحب۔ محمود آباد فارم " "
۷۱- " چوہدری رشید احمد صاحب۔ رحیم یار خان
۷۲- " عبدالقدوس صاحب۔ بستی رندان۔ ضلع ڈیرہ غازیخان
۷۳- " شیخ محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیار کوٹلی آزاد کشمیر
۷۴- " مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری ربوہ
۷۵- " چوہدری غلام حیدر صاحب چک ۳۵ ضلع جھنگ
۷۶- " میاں غلام رسول صاحب۔ بیرک۔ ضلع ساہیوال۔
۷۷- " خان محمد صاحب " "
۷۸- " مولوی طالب علی صاحب۔ ونڈ یانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ
۷۹- " حکیم محمد یوسف خان صاحب چک ۳۰ ضلع گجرات
۸۰- " چوہدری نور محمد صاحب۔ احمد نگر۔ ضلع جھنگ
۸۱- " خیر دین صاحب۔ چک ۹۳۔ ضلع مظفر گڑھ
۸۲- " داؤد احمد صاحب۔ قمر آباد۔ ضلع نواب شاہ
۸۳- مکرم ظفر اللہ خان صاحب کراچی
۸۴- " مبارک احمد صاحب "
۸۵- " مرزا عبدالقیوم صاحب راولپنڈی
۸۶- " چوہدری غلام حسین صاحب۔ آنبہ۔ ضلع شیخوپورہ
۸۷- " محمد یوسف صاحب چک ۲۷۷/ T.D.A ضلع مظفر گڑھ
۸۸- " جان محمد صاحب۔ احمد نگر۔ ضلع جھنگ
۸۹- " محمد رشید صاحب شاد۔ چوہڑ کانہ۔ ضلع شیخوپورہ
۹۰- " مستری محمد طفیل صاحب چک ۸ بھوڑو۔ ضلع شیخوپورہ
۹۱- " محمد نواز صاحب۔ فیروز والا۔ ضلع گوجرانوالہ
۹۲- " قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی۔ ربوہ
۹۳- " چوہدری علی احمد صاحب علی پور ضلع ملتان
۹۴- " بشیر احمد صاحب ویڈیو آخیر کراچی
۹۵- " بشیر احمد صاحب ربوہ
۹۶- " مستری دین محمد صاحب ربوہ
۹۷- " محمد صدیق صاحب چک ۳/ T.D.A۔ ضلع سرگودھا
۹۸- " محمد علی صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۹۹- " اہلیہ " " "
۱۰۰- " فضل داد خان صاحب۔ چک ۱۳۔ ضلع ملتان (باقی)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہی نوجوان جو خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ ۱۲ نبوت (نومبر) ۱۳۴۸ھش / ۱۹۶۹ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے انہیں تاریخ تقرری سے -/۹۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائیگی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا اس عرصہ میں امیدوار کا ٹائپ سیکھنا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۲۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد 220-6-160/EB-5-130/(90+) کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں ابتدائی تنخواہ ۱۱۵ روپے ماہوار اور گریڈ 115-5-130/6-160/8-200/10-260 دیا جا سکے گا۔ درخواست میں درج ذیل کوائف درج کئے جائیں نامکمل درخواستوں کو زیر غور نہیں لایا جائے گا۔

کوائف

۱- نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲- ولدیت
۳- تعلیمی قابلیت
۴- تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
۵- سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو
۶- جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷- چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق

نوٹ:- تاریخ امتحان اور انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔
(ناظر بیت المال آمد سیکرٹری کمیشن)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار میری بچی لیڈی ڈاکٹر سلمیٰ بیگم ایم بی بی ایس کا نکاح ہمراہ عزیزم ارشاد احمد صاحب (ابن جناب نوشاد خان صاحب) انجنیئر تربیلا ڈیم دس ہزار روپیہ حق مہر پر ہمارے مکان واقع بنوں میں مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح نے پڑھا۔ میری بچی کے دادا جان (ہمارے والد صاحب) حضرت شیخ اللہ بخش صاحب رضی اللہ عنہ صحابی تھے۔ عزیزم ارشاد احمد صاحب ہوتی مردان کی مشہور قاضی فیملی کے فرد ہیں۔ قارئین کرام سے استدعا ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد رمضان عکاسی ریڈیو۔ ڈیرہ اسماعیل خان حال بنوں محلہ گرجہ خیلاں مکان نمبر ۳۶/۲ج)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے برادر عزیز نعیم احمد صاحب کو مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مہر اللہ دتہ صاحب آف دیرو وال امرتسر کا پوتا ہے۔ اور چوہدری اکبر علی صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے نومولود کی درازیٔ عمر اور دین و دنیا میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نظام الدین لائل پور بمعرفت احمد نیڈ کمپنی کچہری بازار جامعہ مارکیٹ لائل پور)

ضرورت باورچی

کالج ہوسٹل کے لئے ایک باورچی کی ضرورت ہے تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار علاوہ خوراک۔ خواہش مند دوست درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۵ اکتوبر سے قبل بھیج دیں۔ درخواست امیر مقامی کی معرفت آنی ضروری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری۔ سوکھا پن۔ بدہضمی۔ قے۔ دست۔ دانت نکالنے کی تکلیف کے لئے مجرب زود اثر دوا۔ بچوں کی نشوونما کے لئے ہمیشہ بے بی ٹانک استعمال کریں۔

پیکنگ ۲۵/۱ ۰ ۰ - / ۳ درجن بازیادہ پر ۲۰ فی صد کمیشن۔

کیور ہومیوپیتھک کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

درخواست دعا

میرے لڑکے ملک رشید احمد ریحان ایم اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد اسٹیٹ نے امسال سندھ یونیورسٹی سے ایم اے (انگلش) کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک احمد خان ریحان کلرک نیو راجپوت بس سروس گروپ لمیٹڈ۔ سرگودھا)

۲۔ میں امسال بی کام کا امتحان دے رہا ہوں۔ اور میرے چند دوست بھی اسی امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب عطا کرے۔

(چوہدری رشید محمود کاہلوں۔ حیدر آباد پاک)

۳۔ مکرم عبد اللطیف صاحب بنشیر محلہ دار العلوم غربی ربوہ ان دنوں چند پریشانیوں اور مشکلات سے دوچار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے آمین (ہدایت احمد ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری نسبتی ہمشیرہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد جمیل صاحب ریلوے پولیس آفیسر خانیوال مورخہ ۶۹/۱۰/۱۲ میرے مکان دار الصدر شرقی ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ مخیر اور مخلص تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(عبد العزیز محتسب امور عامہ۔ ربوہ)

۲۔ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ ڈاکٹر حکیم لعل محمد صاحب (جو لبشیر احمد صاحب آف بریسیال ضلع جالندھر خادم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں) ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو بعمر قریباً ۶۰ سال لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ان کا جنازہ ۱۱ اکتوبر کو ربوہ لایا گیا۔ گیارہ بجے قبل دوپہر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ جنازہ عام قبرستان لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا مکرم محمد صادق صاحب مختار عام نے کرائی۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

۳۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ سید محمد فاضل شاہ صاحب مرحوم آف پنجوڑیاں ضلع گجرات ۲ اکتوبر رات کے ۹ بجے ربوہ میں انتقال فرماگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دوسرے روز جمعہ کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعد ازاں تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد صدیق صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔

احباب کرام حضرت والدہ صاحبہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید عبد السلام معلم وقف جدید ۹۸ ش۔ ضلع سرگودہا)

نوٹس

ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے واٹر سپلائی بائی لاز بنا کر اپنی میٹنگ مورخہ ۶۹/۱۰/۱۰ میں منظور کئے ہیں۔ ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو ان کے متعلق کوئی اعتراض ہو یا کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو ۶۹/۱۰/۳۰ تک ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں پیش کریں۔

بائی لاز دفتر اوقات میں دفتر ٹاؤن کمیٹی میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں پروگرام حسب ذیل ہوگا

۱۔ اعتراضات وتجاویز وصول کرنے کی آخری تاریخ ۶۹/۱۰/۳۰
۲۔ اعتراضات وتجاویز کی سماعت سب کمیٹی ۶۹/۱۱/۳ کرے گی۔
۳۔ تاریخ ترسیل رپورٹ سب کمیٹی ۶۹/۱۱/۵
۴۔ بعد تکمیل سپیشل کمیٹی برائے غور در رپورٹ حسب کمیٹی برائے فائنل منظور ۶۹/۱۱/۲۵

عبد العزیز جاوید
سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ

IMF(M)570/69

اوکاڑہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ مکرم عبد الحکیم صاحب ایجنٹ الفضل ریل بازار اوکاڑہ سے طلب کریں (مینجر)

حب اٹھرا اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے فی تولہ ۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے بارہویں سالانہ اجتماع کا بابرکت افتتاح

اجتماع سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پُرمغز و پُراثر افتتاحی خطاب

ربوہ ۱۸ راخاء۔ آج صبح کا اجلاس ناصرات الاحمدیہ کے لئے مخصوص تھا جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی افتتاحی تقریر کے بعد بچیوں کے تقریری مقابلے ہوئے۔ یہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ تیسرے پہر ناصرات کے حفظ قرآن اور قرأت کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔

بعد نماز جمعہ تین بجے لجنہ کا پروگرام شروع ہوا جس کی ابتداء تلاوت قرآن کریم اجتماعی دعا نظم و عہد کے ساتھ ہوئی۔ بعد ازاں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے افتتاحی تقریر فرمائی آپ نے نمائندگان لجنات کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہتے ہوئے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا مرکز میں آنا مبارک کرے اور آپ کو اس اجتماع سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آپ نے اس اجتماع کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید کی رو سے اجتماع اور مجالس کا انعقاد دینی مقاصد کے لئے ہونا چاہیئے اوّل غرباء کی خبر گیری اور حاجت روائی کا انتظام اور خدمت خلق کے کام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا منصوبہ تاکہ اپنے اپنے دائرہ میں ہر احمدی عورت دوسروں کے لئے مجسم رحمت بن جائے اور اس کے نتیجہ میں حقیقی اسلامی معاشرہ قائم ہو جائے

دوسری اہم غرض قرآن مجید نے اجتماعوں کی یہ بیان فرمائی ہے کہ نیک باتوں کی تلقین کی جائے اور بری باتوں سے روکا جائے۔ ہماری کارکنات کا فرض ہے کہ معاشرہ میں معمولی سی بدی بھی دیکھیں تو اسے محبت اور پیار سے دور کرنے کی کوشش کریں تا ہماری زندگیاں خالصۃً اللہ و قال الرسول کے مطابق گزریں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم ترک رسومات کا ہونا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں اس طرف خاص توجہ دلائی ہے۔

اجتماعوں کی تیسری غرض قرآن مجید نے فساد اور جھگڑوں کو مٹانا بیان فرمائی ہے خواہ یہ جھگڑے افراد میں ہوں، محلے میں ہوں۔ یا ملک اور قوم میں۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری لجنات کو اپنے کاموں اور اجتماعوں میں ان تینوں اغراض کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریک تعلیم القرآن کو کامیاب بنانے کی خاص طور پر تحریک فرمائی۔ اور اس بات کا بھی ذکر کیا کہ حضور نے مجلس شوریٰ کے موقع پر اس سلسلہ میں لجنہ کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔ لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم سیکھنے پر ہی ہماری آئندہ نسلوں کی ترقی کا انحصار ہے۔

آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ مسجد نصرت جہاں ڈنمارک کے لئے ہمارا چندہ پانچ لاکھ نہ صرف پورا ہو گیا بلکہ زائد رقم جمع ہو گئی۔

آپ نے تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔ کہ تحریک کے تحت جو عظیم الشان کام ہونے والے ہیں اُن کا تقاضا ہے کہ یہ چندہ جلد از جلد اکٹھا ہو جائے تاکہ ہم جلد کام شروع کر سکیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ فدیہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا اس موت کو اپنے اوپر وارد کرنے کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانیاں دینی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی توفیق دے

افتتاحی تقریر کے بعد انڈونیشیا۔ ماریشس اور نیروبی کی لجنات کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے اس کے بعد پروگرام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی معیار اوّل اور دوم کے تقریری مقابلے ہوئے آٹھ بجے شب مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں لجنہ کی ترقی کے لئے مختلف تجاویز کے علاوہ بجٹ بابت سال ۷۰-۱۹۶۹ء منظور ہوا نیز آئندہ دو سال کے لئے لجنہ مرکزیہ کی صدر کا انتخاب بھی ہوا۔ نمائندگان نے متفقہ طور پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کو ہی اپنا صدر منتخب کرنے کی رائے دی آج تک اجتماع میں ۲۷ مقامات کی لجنات نے شرکت کی حاضری تقریباً چار ہزار تھی (ابتک کا ریکارڈ ہے)

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کا بابرکت افتتاح

ربوہ ۱۸ راخاء۔ کل صبح ٹھیک دس بجے دفاتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں اطفال الاحمدیہ کے ۲۶ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک مختصر لیکن نہایت دلچسپ اور مفید خطاب کے ساتھ اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں احمدی بچوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلام کی صحیح تصویر بننے کی کوشش کریں۔ اسی غرض سے انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور حضور کے اسوہ حسنہ کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔

اطفال کا یہ اجتماع ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کے قریب شامیانوں کے ایک وسیع پنڈال میں منعقد ہو رہا ہے جس کو خوبصورت طریق سے سجایا گیا ہے اجتماع میں شمولیت کے لئے بیرونی مجالس سے اطفال کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ افتتاحی اجلاس میں ۵۴ مجالس کے قریباً چار صد اطفال، ربوہ کے بارہ صد اطفال کل قریباً سولہ سو اطفال نے شرکت کی۔ اجتماع تین روز جاری رہے گا۔

خدام الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع

بقیہ صفحہ اوّل

نشوونما اور ترقی کے لئے بنائے گئے ہیں۔ خدام کے لئے ضروری ہے بلکہ ہماری نسل پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی تمام قابلیتوں اور صلاحیتوں کی صحیح نشوونما کریں اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق انہیں کمال تک پہنچانے کی کوشش کریں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر خرچ کریں۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ میں نے اس وقت جو کچھ بیان کیا ہے وہ ایک مضمون کی محض تمہید ہے اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ میں اجتماع کے آخری دن اپنے اختتامی خطاب میں بیان کروں گا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ آؤ ہم پھر اجتماعی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے فضل سے یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی عطا کردہ تمام صلاحیتوں کی صحیح رنگ میں نشوونما کریں۔ اور انہیں خدا کی رضا کی خاطر خرچ کریں تاکہ اس کے فضلوں کی بارش ہمیشہ ہم پر نازل ہوتی چلی جائے اور کبھی بھی خشک سالی کا موسم ہم پر نہ آئے آمین

اس کے بعد حضور نے پھر اجتماعی دعا فرمائی اور پھر مقام اجتماع سے واپس تشریف لے گئے۔

حضور کا یہ نہایت بصیرت افروز اور ایمان افروز خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے مطابق اجتماع کی کارروائی رات گئے تک جاری رہی

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری ہمیں خود ہی ادا کرنی ہے کسی اور نے اس میں ہمارا ہاتھ نہیں بٹانا ہمیں منکرین اور منافقین کی پیدا کردہ رکاوٹوں کا مقابلہ بھی کرنا ہے اور پھر اس اہم اور عظیم ذمہ داری کو بھی کمال تندہی سے ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ہم اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار سے کام لیں گے تو کامیابی یقیناً ہمارے قدم چومے گی۔

دعائے مغفرت

کریم بی بی صاحبہ والدہ چراغ الدین صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو صبح چار بجے اپنے پیارے مولا کریم سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ موصیہ تھیں اور بہت نیک اور دعا گو خاتون تھیں احباب سے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اسمٰعیل مالی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷